اللہ اکبر کے سوا باقی اکہرے کلمے۔ صحیح یہ ہے کہ اذان اور تکبیر دونوں طرح ثابت ہے۔ اذان بہ ترجیع بھی اور بلا ترجیع بھی۔ تکبیر اکہری بھی اور دوہری بھی۔ اگر باری باری یہ سب سنتیں جاری رہیں تو زیادہ مبارک اور بہتر ہے۔

۲۔ سبحانک اللھم سے پہلے بسم اللہ۔

اس سلسلے کی جتنی روایات ہماری نظر سے گزری ہیں ان میں سے کسی بھی روایت میں اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ حالانکہ بسم اللہ اس وقت بھی موجود تھی نماز میں پڑھی جا رہی تھی اگر بسم اللہ بھی اس موقعہ پر پڑھی گئی ہوتی تو ضرور اس کا ذکر آجاتا جیسا کہ سورہ فاتحہ سے پہلے جب وہ پڑھی گئی چھپی نہ رہی۔ روایات میں اس کا تانا بندھ گیا جہاں صورتِ حال یہ ہوا اس کو عموم البلوی کہا جاتا ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک عبادات کے بارے میں قیاس کا دخل بہت کم ہے۔

"کل امر ذی بال لم یبد أ بسم اللہ فھو اقطع او ابتر" کے عموم سے یہاں استدلال صحیح نہیں ہے، کیونکہ اب نماز "سبحانک اللھم" سے پہلے شروع ہو چکی ہے اس کے عموم تلقین کے باوجود حضور علیہ السلام کے معمولات میں اگر اس کا نشان نہ ملے تو یہی کہا جائے گا کہ یہ مرحلہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ ورنہ یہ الزام آئے گا کہ ایک بات آپ کہہ کر خود اس پر عمل نہیں کرتے حالانکہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قول اور فعل کے اس تضاد سے پاک ہے۔ اور بالکل پاک صلی اللہ علیہ وسلم! اس لیے ہمارے نزدیک صحیح یہی ہے کہ جتنا اور جیسا کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اسی کے اتباع پر اکتفا کیا جائے اپنی طرف سے مزید کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ دین، دین اضافہ نہیں، تفویض کا نام دینِ حق ہے۔ واللہ اعلم!

ضروری گزارش

محدث کا سالانہ زرِ تعاون اکثر قارئین کے ذمہ واجب الادا ہے ہم اپنے ان احباب سے اس سلسلہ میں تعاون کی بجا توقع رکھتے ہیں

والسلام۔ ناظم دفتر

اکرام اللہ ساجد